HABIBIA ISLAMICUS (The International Journal of Arabic &Islamic Research) (Bi-Annual) Trilingual (Arabic, English, Urdu)
ISSN:2664-4916 (P) 2664-4924 (E)
Home Page: http://habibiaislamicus.com
Approved by HEC in Y Category
Indexing: IRI (AIOU), Australian Islamic Library, ARI, ISI, SIS, Euro pub.
PUBLISHER HABIBIA RESEARCH ACADEMY
Project of **JAMIA HABIBIA INTERNATIONAL,**
Reg. No: KAR No. 2287 Societies Registration Act XXI of 1860 Govt. of Sindh, Pakistan.
Website: www.habibia.edu.pk,
This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

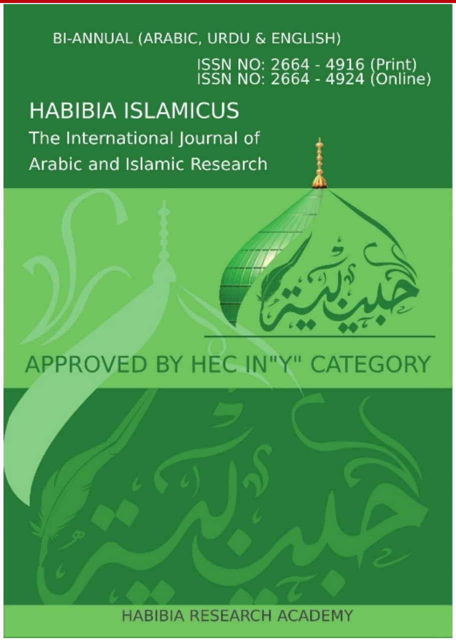

TOPIC:

SIRA-E-TAIBA AND NARRATIONS OF THE COMPANIONS

سیرت طیبہ ﷺ اور مرویاتِ صحابیات ؓ

AUTHORS:

1. *Dr. Khawar Sultana, Associate Professor, Lahore College for Women University, Lahore. Email: dr.khawarsultana@gmail.com*
2. *Dr. Farhat Aziz, Associate Professor, Lahore College for Women University, Lahore. Email: farhatfcc27@gmail.com*
3. *Dr. Sadaf Fatima, Asst. Prof. Dept. of Urdu, University of Karachi. Email: Dr.sadaffatima@hotmail.com Orcid ID: https://orcid.org/0000-0002-0557-2644*

HOW TO CITE: *Khawar Sultana, Aziz, Farhat, and Fatima, Sadaf. 2021. "SIRA-E-TAIBA AND NARRATIONS OF THE COMPANIONS: سیرت طیبہ ﷺاور مرویات صحابیات". Habibia Islamicus (The International Journal of Arabic and Islamic Research) 5 (1):71-86. https://doi.org/10.47720/hi.2021.0501u05.*
URL: http://habibiaislamicus.com/index.php/hirj/article/view/177
Vol. 5, No.1 || January –March 2021 || P. 71-86
Published online: 2021-02-10

QR CODE

SIRA-E-TAIBA AND NARRATIONS OF THE COMPANIONS

سیرت طیبہ ﷺ اور مرویاتِ صحابیاتؓ

Khawar Sultana, Farhat Aziz, Sadaf Fatima

ABSTRACT
The beginning of seerah writing had been started with the beginning of the Holy Quran. Sahaba (RA) and sahabiat (RA) were preserving the every moment of the Holy Prophet in the form of Ahadees for the next generation. There were Countless aspects of his (SAW) sacred life by whom only his (SAW) wives, daughters, Aunties were aware of they were the first one to closely observe his life, record his sayings and transferred. It to thenext generation, so sahaba (RA) and Sahabiat (RA) are our benefactors because they renowned us about seerat-ul Nabi (SAW) Completely.
KEYWORDS: *Marwiat, Sahabiat, Seerah e Tayyaba, Islamic inheritance, books.*

سید المرسلین حضرت محمد ﷺ کو بزمِ کائنات سجائے چودہ صدیاں بیت چکی ہیں۔ اس دوران اس جہانِ رنگ و بو میں بے شمار تغیر و تبدل رونما ہو چکے ہیں اور ان تغیرات نے انفرادی و اجتماعی زندگی کے تقاضوں کو بدل دیا ہے مگر علوم و فنون اور نظریات و انکشافات میں ترقی کے باوجود آپؐ کی سیرت طیبہ اسی طرح قابلِ تقلید اور واجب الاطاعت ہے۔ تاریخ کا جائزہ لینے سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ سیرتِ طیبہ سے مسلمانوں کو شروع دن سے ہی خصوصی شغف تھا۔ عہدِ نبوی ﷺ میں رسول اکرم ﷺ کی مبارک زندگی کے ہر پہلو اور گوشے سے عقیدت و محبت کے ساتھ جستجو اور روایت کے ثبوت ملتے ہیں۔ صحابہ کرامؓ اور صحابیاتؓ نا صرف آپؐ کے ہر عمل اور ہر ادا کر حرزِ جاں سمجھتے ہوئے اپنانے کی کوشش کرتے بلکہ آپؐ کے اخلاق حمیدہ کو تمام تر جزئیات کے ساتھ محفوظ کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتے۔ مجلس، مسجد، سفر، حضر، تبلیغ کے دوران کا کوئی لمحہ ایسا نہیں ہے جسے صحابہ کرام و صحابیاتؓ احاطہ تحریر میں نہ لائے ہوں۔ خصوصاً عائلی زندگی کے معمولات، محاسن اخلاق و اعمال ازواجِ مطہرات نے ملتِ اسلامیہ تک پہنچانے کا اہتمام کیا۔ ایک لاکھ سے زائد صحابہ کرامؓ و صحابیاتؓ نے اپنے معلم و مدرس حضور ﷺ کی حیاتِ اقدس کے بارے میں ایک ایک حقیقت آنے والی نسلوں تک پہنچائی ہے۔ اسکی تصدیق ابنِ حجر عسقلانی کے اس قول سے ہو جاتی ہے۔ ''توفی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن راہ وسمع منہ زیادۃ علی مائۃ الف انسان من رجل وامراۃ کلھم قدروی منہ سماعا ورویۃ'' (۱) رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت ان لوگوں کی تعداد جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور آپ ﷺ کو سنا تھا ایک لاکھ سے زیادہ تھی ان میں مرد بھی تھے اور عورتیں بھی۔ سب آپؐ سے سن کر اور دیکھ کر روایت کرتے تھے۔ حاکم نیشاپوری لکھتے ہیں: قدروی عنہ صلی اللہ علیہ وسلم من الصحابۃ اربعۃ الاف رجل وامراۃ رسول اللہ ﷺ سے صحابہ کی جماعت میں سے روایت کرنے والوں کی تعداد چار ہزار ہے۔ جن میں مرد بھی ہیں اور عورتیں بھی۔ (۲) ان بیانات سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جہاں صحابہ کرامؓ نے آپؐ کے شمائل، خصائل اور فضائل کو بیان کیا وہاں صحبتِ رسول کے شرف سے فیض یاب ہونے والی صحابیاتؓ بھی پیچھے نہ رہیں۔

"صحابیہ" کا مفہوم: "صحابیہ" کی جمع صحابیات ہے اور صحابیہ، صحابی کی مونث ہے صحابی، صحب: صحبہ یصحبہ صحبۃ سے مشتق ہے۔ اسکا باب سلم ہے اور مصدر صحابۃ اور صحبۃ ہے، صحبت و صحابہ سے مراد ہم مجلسی، باہمی نشست اور ہم نشینی و ہمراہی ہے۔ قرآن پاک میں یہ لفظ انہیں معنوں میں استعمال ہوا ہے۔(اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا)(۳) جب وہ اپنے ساتھی سے کہتا ہے کہ غم نہ کرو بے شک اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ احادیث میں بھی یہ لفظ انہیں معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کے بارے میں فرمایا۔(ولو کنت متخذاً من اھل الارض خلیلاً لاتخذت ابابکر خلیلاً: ولکن اخی وصاحبی......)(۴) "یعنی اگر میں اہل ارض میں سے کسی کو دوست بناتا تو یقینا حضرت ابو بکر (صدیقؓ) کو دوست بناتا لیکن وہ میرا بھائی اور میرا ساتھی ہے۔" اہل سیر نے بھی اس کو انہیں معنوں میں لیا ہے جیسے حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کفار مکہ کے ظلم و ستم سے تنگ آکر ہجرت کی اجازت آپؐ سے طلب کی تو آپؐ نے فرمایا۔(لا تعجل، لعل اللہ یجد لک صاحبا)(۵) جلدی مت کر شاید اللہ تعالیٰ آپکے لیے کوئی ساتھی بنادے۔ اور نبی اکرم ﷺ نے اذنِ ربی جب ہجرت کا ارادہ کیا اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کو آگاہ کیا تو انہوں نے آپؐ سے عرض کیا: "الصحبۃ یارسول اللہ" یعنی کیا میں آپکا ساتھ دوں گا؟ آپؐ نے فرمایا: "الصحبۃ" یعنی ہاں تم بھی میرے ساتھ ہوگے۔(۶) صاحب کی جمع صحب اور اصحاب آتی ہے جیسے راکب کی جمع "رکب" ہے اور فرخ کی جمع "افراخ" ہے۔(۷) صحابہ کا لفظ اصحاب کی کثرت کے لیے استعمال کیا جاتا ہے(۸)۔ صاحب کی مونث "صاحبہ" ہے اور "صاحبۃ" کی جمع صواحب ہے جیسے راکبۃ کی جمع "رواکب" آتی ہے۔ حدیث میں ہے: (انکن لانتن صواحب یوسف)(۹) لغویین کی ان تعریفات سے صحابی / صحابیہ کی جامع تعریف یہ ہو سکتی ہے "صحابی / صحابیہ سے مراد ہم نشین، رشتہ یا رفاقت کی بناء پر قربت یا کسی کے ساتھ معاشرت اختیار کرنا"۔

اصطلاحی مفہوم: اصطلاحی معنوں میں "صحابی / صحابیہ سے مراد وہ بزرگ ہستیاں ہیں جنہوں نے حالت ایمان میں حضرت محمد ﷺ سے ملاقات کی اور اسلام کی حالت میں وفات پائی"(۱۰)

محدثین کے نزدیک صحابی / صحابیہ کی تعریف: محدثین نے مختلف الفاظ و اسالیب میں "صحابی" کی تعریف کی ہے محدثین کے نزدیک ہر وہ مسلمان جس نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے وہ صحابی ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں۔ من صحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اوراہ من المسلمین فھو من اصحابہ(۱۱) یعنی مسلمانوں میں سے جس نے صحبتِ نبوی ﷺ کو پایا یا آپکو دیکھا پس وہ صحابی / صحابیہ ہے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: "من صحبہ سنۃً اوشھراً اویوماً اوساعۃ اورآہ من المسلمین فھو من اصحابہ"(۱۲) جس نے ایک سال، ایک ماہ، ایک دن یا ایک گھڑی اُن ﷺ کی صحبت پائی یا اُن ﷺ کو دیکھا پس وہ صحابی / صحابیہ ہے۔ لیکن امام احمد بن حنبل نے شرف و امتیاز میں صحبت، سبقت اسلام، آپؐ سے روایات سننے اور آپکے دیدار سے مشرف ہونے کے اعتبار سے ضرور فرق روا رکھا ہے۔

سعید بن المسیب کے نزدیک: ''الصحابی من اقام مع رسول اللہ سنۃ اوسنتین، وغزا معہ غزوۃ أوغزوتین'' (۱۳) یعنی ان کے مطابق صحابی وہ ہے جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک یا دو سال مقیم رہا اور اس نے کسی ایک یا دو غزوات میں شرکت کی ہو۔ ''المقدمۃ'' میں ابن الصلاح صحابی / صحابیہ کی تعریف ان الفاظ میں کرتے ہیں۔اصحاب الحدیث یطلقون اسم الصحابۃ علی کل من روی عنہ حدیثاً اوکلمۃ، ویتوسعون حتی یعدون من رآہ رؤیۃ من الصحابۃ، وھذا شرف منزلۃ النبی ﷺ أعطواکل من رآہ حکم الصحابۃ (۱۴) محدثین لفظ ''صحابہ'' کا اطلاق ہر اس شخص پر کرتے ہیں جس نے نبی اکرم ﷺ سے کوئی حدیث یا بات روایت کی ہو اور اس مفہوم کو مزید وسعت دیتے ہوئے وہ ان کو بھی صحابہ میں شمار کرتے ہیں جنہوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہو اور نبی اکرم ﷺ کے مقام کی فضیلت یہ ہے کہ جس نے بھی نبی کریم ﷺ کو دیکھا اس کو صحابہ میں شمار کیا گیا۔ العراقی بھی اسی کی تائید کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ''ان کل مسلم رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فھومن الصحابۃ'' (۱۵) یعنی ہر وہ مسلمان جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا پس وہ صحابہ میں سے ہے۔ ابن حجر عسقلانی نے ''الاصابۃ'' کے آغاز میں ''صحابی'' کی لغوی و اصطلاحی تعریف بہت جامع انداز میں کی ہے لکھتے ہیں۔ ''الصحابی لغۃً: مشتق من الصحبۃ، ولیس مشتقاً من قدرخاص منھا بل ھوجارٍعلی کل من صحب غیرہ قلیلاً أوکثیراً'' مزید وضاحت کرتے ہیں: ''من لقی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حیاتہ مسلماً ومات علی اسلامہ'' (۱۶) یعنی جس نے آنحضور ﷺ سے بحالت ایمان ملاقات کی اور اسلام کی حالت میں وفات پائی۔ رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کرنے والوں میں وہ شخص بھی شامل ہے جو خواہ زیادہ دیر کے لیے بیٹھا ہو یا تھوڑی دیر کے لیے خواہ اس نے آپکے ساتھ مل کر جنگ کی ہو یا نہ کی ہو اور جس شخص نے آپکو دیکھا ہو خواہ وہ آپکے ساتھ نہ بھی بیٹھا ہو اور وہ شخص جس نے آپکو کسی وجہ (اندھے پن) سے نہ دیکھا ہو سب صحابہ / صحابیات کے زُمرے میں آجاتے ہیں۔ حافظ ابن حجر نے صحابہ کرامؓ میں ان لڑکوں کو بھی صحابہ میں شمار کیا ہے جو عہد رسالت میں پیدا ہوئے اور آپؐ نے ان کی تحنیک فرمائی، نام رکھا، گھٹی دی یا ان کے حق میں خیر و برکت کی دعا کی۔ (۱۷)

اصولیین کے نزدیک صحابی / صحابیہ کی تعریف: اصولیین کے مطابق صحابی / صحابیہ وہ ہے جس نے نبی ﷺ مہربان کی طویل صحبت پائی ہو۔ کثرت سے آپکی مجلس میں شریک رہا ہو اور کافی عرصے تک فیضِ نبوی ﷺ سے باریاب رہا ہو ان کا کہنا ہے: ''انہ من طالت صحبۃ وکثرت مجالستہ مع طریق التبع لہ: والآخذ عنہ'' (۱۸) ابن حزم نے عہد رسالت کے مسلمانوں میں سے ہر چھوٹے بڑے کو ''صحابی'' تسلیم کیا ہے۔ ''فھوکل من جالس النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولوساعۃ، وسمع منہ ولوکلمۃ فما فوقھا، أوشاھد منہ علیہ السلام امراً

یعیہ'' (۱۹) صحابی وہ ہے جو نبی کریم ﷺ کے پاس خواہ ایک لمحے کے لیے بیٹھا ہو اور خواہ آپؐ سے ایک جملہ ہی سنا ہو۔ یا آپؐ سے کوئی معاملہ دیکھا ہو پھر اس کو یاد رکھا ہو۔ امام ابو نعیم الاصبہانی صحابی کی پہچان کا یہ طریقہ بتاتے ہیں:

۱۔ ان یثبت بطریق التواتر انہ صحابی　۲۔ ان یثبت بطریق الاستفاضۃ والشھرۃ　۳۔ ان یروی عن احد من الصحابۃ ان فلاناً لہ صحبۃ وکذا عن احاد التابعین بناءً علی قبول التزکیۃ من واحد　۴۔ ان یقول ھو اذا کان ثابت العدالۃ والمعاصرۃ أنا صحابی(۲۰)

غرض یہ کہ محدثین واصولیین کی تعریفات کے مطابق کسی نے ایمان کی شرط لگائی ہے۔ کسی نے رئویت نبوی ﷺ کی۔ کسی نے لقاء و صحبت کو ضروری قرار دیا ہے کسی نے طویل و مطلق صحبت کی۔ کس نے غزوات میں شرکت اور کسی نے اتباع واخذ علم کو ضروری سمجھا ہے۔ بعض نے بلوغت کی شرط بھی عائد کی ہے۔ گویا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ صحابی / صحابیہ سے مراد رسول اللہ ﷺ کے وہ رفقائے کار ہیں جنہوں نے حالتِ اسلام میں صحبت و فیضِ نبوی پایا۔ کافر اور منافق اس میں شامل نہیں۔ صحبت نبوی ﷺ سے مشرف لوگوں میں مرد، عورت، آزاد یا غلام، بالغ اور نابالغ سب شامل ہیں۔ صحبت کی کم از کم تعداد ایک ''مرتبہ'' اور کم از کم مدت ایک ''ساعۃ'' ہے۔ صحبت کی زیادہ سے زیادہ مدت اور عدد کا کوئی تعین نہیں۔ البتہ غزوات میں شرکت، براہ راست تعلیمات کا حصول اور ان پر عمل، آپؐ سے روایات کرنا شرفِ صحابیت میں اضافہ کا سبب ہیں۔ اسی بناء پر محدثین اور آئمہ جرح و تعدیل نے شرفِ صحابیت سے متصف ہونے والے افرادِ اسلام کے طبقات مرتب کر کے کتب تالیف کی ہیں۔

صحابیاتؓ۔ مقام ومرتبہ: سرورِ کائنات، محمد مصطفی ﷺ کی ذاتِ پاک تمام کمالات وصفات کی جامعیت کا نور اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے اور اسی نور کی کرنوں سے منور ومزین صحابہ کرامؓ اور صحابیاتؓ سیرت و کردار کے اعتبار سے اعلیٰ مقام پر فائز ہیں۔ یہ وہ پاک ہستیاں ہیں جنہوں نے رسول پاک ﷺ کے جمالِ جہاں آراء سے اپنے دل اور آنکھیں روشن کیں۔ اس صاحبِ خلقِ عظیم پر سچے دل سے ایمان لائیں اور آپکی صحبتِ پاک سے فیض حاصل کر کے آپکے اسوۂ حسنہ کو اپنی زندگی کا شعار بنا کر آپکی تعلیمات کے مطابق اپنی زندگیاں ڈھالیں۔ اسی وجہ سے صحابیاتؓ میں مرقع سیرت کے نمونے ملتے ہیں اور ان کے نقوشِ سیرت سے آج تک فوز وفلاح کے چراغ روشن ہیں۔

ھبط وحی کی عینی شاہدات: روایات صحابیاتؓ کی اہمیت اس حوالے سے اور بڑھ جاتی ہے کہ سیرتِ طیبہ کے حوالے سے بعض اہم ترین مواقع تو ایسے ہیں کہ صحابیاتؓ ہی کے بیان سے ان پر روشنی پڑتی ہے۔ جیسے غارِ حرا میں آنحضور ﷺ کو پہلی مرتبہ جب تحفہ نبوت سے سرفراز کیا گیا اور آپؐ (نبوت کے بوجھ سے) لرزتے کانپتے گھر تشریف لائے تو سب سے پہلے آپؐ نے اپنی مونس و غمخوار بیوی حضرت خدیجہؓ کو ہی محرم بنایا۔ یہ اسلام میں پہلی مومنہ بھی ہیں اور صحابیہؓ بھی۔ وحی کے آغاز کے متعلق حضرت عائشہؓ کی روایت تقریباً تمام کتب سیرت و احادیث میں موجود ہے اور اس موقع پر حضرت خدیجہؓ کے وہ الفاظ جو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے اوصاف حمیدہ کے حوالے سے بیان

فرمائے ان سے سیرت مطہرہ اور نکھر کر ہمارے سامنے آ جاتی ہے۔ فرماتی ہیں: (ابشر، فواللہ! مایخزیك الله ابدا، انك لتصل الرحم، وتصدق الحديث وتحمل الكل، وتقري الضيف، وتعين على نوائب الحق) (۲۱) آپؐ کو مبارک ہو۔ خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ آپؐ کو کبھی بے آبرو نہیں کرے گا آپؐ رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرتے ہیں۔ ہمیشہ حق گوئی سے کام لیتے ہیں۔ کمزوروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔ مہمان نوازی کرتے ہیں اور حق کی وجہ سے کسی پر کوئی مصیبت آ جائے تو آپؐ اس کی دستگیری فرماتے ہیں۔ آپؐ کی بعثت کے اولین زمانے کے متعلق برہ بنت ابی تجراۃ بیان فرماتی ہیں: ''آپؐ جب وادیوں اور گھاٹیوں میں تلاشِ خلوت میں جاتے تھے تو جس پتھر اور درخت کے پاس سے گزرتے وہ آپؐ کو سلام پیش کرتا آپؐ دائیں اور بائیں اور پیچھے مڑ کر دیکھتے تو کچھ نظر نہ آتا۔'' (۲۲) دیگر ازواج مطہرات نے بھی آپؐ کی معاشرت، زہد و عبادت اور معمولات کا نہایت قریب سے مشاہدہ کیا اور کمال دیانت اور انتہائی ذمہ داری سے آپؐ کی بے مثال اور پاکیزہ عائلی و خانگی زندگی کے پوشیدہ گوشوں سے تمام عالم کو روشناس کرا کے امتِ مسلمہ پر احسان فرمایا۔ تقویٰ و طہارت میں لاثانی بنات النبی ﷺ نے رسول اللہ ﷺ کو مشفق باپ، عمات النبی ﷺ نے بھتیجے اور دیگر صحابیاتؓ نے آپؐ کی ذاتِ کامل کو جس جس روپ میں دیکھا، بیان کیا ان روایات نے سیرتِ طیبہ کے بے شمار گوشوں کو تب و تاب بخشی ہے۔ مناظر احسن گیلانی لکھتے ہیں: ''راویوں میں صرف مرد ہی نہیں بلکہ عورتوں کی بھی ایک بڑی جماعت شریک تھی اگر آنحضور ﷺ کی زندگی کے مورخین صرف مرد ہوتے تو اس کا مطلب یہ ہوتا کہ ہم تک حضور ﷺ کی سیرت طیبہ کے محض وہی واقعات پہنچتے جنکا تعلق گھر کے باہر کی زندگی سے ہے خلوت یا گھریلو زندگی کے حالات پر پردہ پڑا رہتا اور ایسے بہت سے مسائل جنکا تعلق صرف عورتوں سے ہے ان سے متعلق کوئی واضح ہدایت نامہ ہمارے پاس نہ ہوتا لیکن کون نہیں جانتا کہ محمد ﷺ کی زندگی کا ہر پہلو خواہ جلوت کا ہو یا خلوت کا کسی راز میں نہیں رکھا گیا۔ (۲۳) اسی لیے باسورتھ سمتھ کا کہنا ہے: یہاں پورے دن کی روشنی ہے جو ہر چیز پر پڑ رہی ہے اور ہر ایک تک پہنچ سکتی ہے۔ (۲۴)

سیرتِ نبویہ کی عینی شاہدات: صحابیاتؓ نبی اکرم کی سیرت طیبہ کی عینی شاہد تھیں چنانچہ ان ہی کے بیان سے آپؐ کی ولادت، طفولیت، عہد شباب، ازدواجی زندگی، اسفارِ ہجرت، غزوات و سرایا، معاہدات اور مدنی دور کے بعض اہم واقعات پر روشنی پڑتی ہے۔ ازواجِ مطہرات کی چونکہ آپؐ کے ساتھ شب و روز کی مصاحبت تھی اور وہ آپؐ کے روزمرہ کے معاملات سے زیادہ باخبر تھیں۔ آپؐ کے معمولاتِ عبادت، وضو کا طریقہ، مختلف (فرضی و نفلی) عبادات کی ادائیگی، رمضان المبارک کے معمولات، مناسکِ حج کی ادائیگی، دعا کا طریقہ کار، خشوع و خضوع آپؐ کا اکل و شرب، نشست و برخاست، لباس، مکارمِ اخلاق، اپنوں بیگانوں سے رویے کے بارے میں انہیں کے بیانات سے روشنی پڑتی ہے۔ دراصل انہوں نے نبی اقدس ﷺ کی ذات پاک کا نہایت قریب سے مشاہدہ کیا تھا۔ شرعی نصوص کی عملی تطبیق، زمانہ امورِ

حالت جنگ، فرحت وانبساط اور غم کی کیفیتوں میں تحمل، خانگی امور، ریاستی نظم ونسق، حالت نیند، عالم بیداری غرض یہ کہ صحابیاتؓ نے آپؐ کی حیاتِ پاک کے ہر پہلو کا قریب سے مشاہدہ کیا اور پھر ان معمولات کا اپنی زندگیوں میں التزام کیا۔

دین کی سچی راویاتِ اوّل: صحابہ کرامؓ وصحابیاتؓ نبی اکرم اور اپنے بعد والوں کے درمیان لازمی واسطہ ہیں ان کی شہادت اور روایتِ سیرت بعد والوں کے لیے ایمان کا ذریعہ بنی ہے۔ صحابیاتؓ کی مرویات میں سے اگر پہلی کڑی کو بیچ سے نکال دیا جائے تو ہمارے ایمان کی بنیاد ہی باقی نہیں رہتی۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ قیامت تک کے لیے اسوۂ حسنہ ہیں۔ اگر صحابیاتؓ آپؐ سے سن کر، آپؐ کے عمل کو دیکھ کر ویسے ہی آگے نہ پہنچاتیں تو بہت سے عمل امت کی نگاہوں سے اوجھل ہو جاتے کیونکہ آنحضور ﷺ کے بعض عمل تو ثابت ہی صحابیاتؓ کی روایات سے ہوتے ہیں۔ مثلاً:

☆ آغاز وحی اور ابتدائے نبوت کے مفصل حالات، ہجرت کے تفصیلی واقعات، قرآن پاک کا نزول، آپؐ کے مرض الموت کی کیفیت، حضرت عائشہؓ سے معلوم ہوتے ہیں۔ بدر کے بعض واقعات، غزوۂ احد کی کیفیت، غزوۂ خندق کے بعض واقعات، غزوۂ بنی قریظہ کی بعض جزئیات، غزوۂ ذات الرقاع میں نماز خوف کی کیفیت، فتح مکہ میں عورتوں کی بیعت، حجۃ الوداع کے واقعات کے ضروری اجزاء بھی حضرت عائشہؓ نے ہی بتائے ہیں۔(۲۵)☆ نمازِ چاشت کے متعلق روایت صرف ام ہانی بنت ابی طالبؓ سے ہی مروی ہے۔(۲۶)☆ نمازِ برکت کا ثبوت ہمیں انس بن مالکؓ کی نانی حضرت ملیکہؓ کے بیان سے ملتا ہے۔(۲۷)☆ بیٹھ کر پانی پینے کی فضیلت کئی احادیث سے ثابت ہے مگر بعض اوقات آپؐ نے کھڑے ہو کر بھی پانی نوش فرمایا- حضرت ام سلیمؓ اور کبشہؓ کی روایت کہ آپؐ نے ان کے گھر ایک آویزاں مشکیزے سے پانی کھڑے کھڑے نوش فرمایا۔ (۲۸)☆ متعدد صحابیاتؓ کے ہاں آپؐ نے گوشت، خزیرہ، کھجور اور سبزیاں وغیرہ کھائیں اور ان کے آدابِ طعام بھی بتائے۔ جیسے ام المنذر کی روایت کہ آپؐ نے حضرت علیؓ کو بیماری کی بنا پر کھجوریں نہیں تناول کرنے دیں البتہ کھانے میں شریک ٹھہرایا کہ وہ مفیدِ صحت تھا۔(۲۹) آداب معاشرت کے تعلق سے زیارات خواتین نے بہت سی احادیث نبویہ کو تحریک دی اور وجود بخشا ہے۔

روایتِ صحابیاتؓ کے ماخذ: رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ کے بارے میں مستند معلومات کا سرچشمہ قرآن مجید ہے۔ آپؐ کی زندگی کے تمام تحقیق طلب امور اس کے ذریعے معلوم کیے جاسکتے ہیں۔ تمام سیرت نگار متفق ہیں: ”اگر دنیا سے تمام مصادرِ سیرت محو ہو جائیں اور صرف قرآن مجید کا ایسا ہی متن برقرار رہے تو آپؐ کی سیرتِ مطہرہ کا ہر پہلو اور ہر باب محفوظ چلے گا“(۳۰) تمام مسلم اور غیر مسلم اس بات کی توثیق کرتے ہیں کہ محمد ﷺ کی سیرت اور ان کا کردار معلوم کرنے کے لیے قرآن ایک ایسا شفاف آئینہ ہے جس میں ہمیں سب کچھ صاف صاف نظر آجاتا ہے- قرآن مجید میں آپؐ کی زندگی کے اہم پہلو، آپؐ کے اخلاق وکردار کی تمام خصوصیات اور آپؐ کے عہد کے بعض وقائع پر بحث موجود ہے۔ مگر قرآن کریم کیونکہ صرف تاریخ وسیرت ہی کی کتاب نہیں ہے اسی لیے آپؐ کی پیدائش سے وفات تک

لمحہ لمحہ کی مکمل معلومات تسلسل کے ساتھ ہمیں فراہم نہیں ہوتیں-اس مقصد کے حصول کے لیے ہمیں دیگر ذرائع سے بھی کام لیناپڑتا ہے اور اگر خصوصاً صحابیاتؓ کی روایات کو ہی زیر بحث لاناہو تو اس کے لیے کتبِ احادیث، کتب شمائل، کتب دلائل، کتب اسماء الرجال، کتب سیر ومغازی، کتب تواریخ اور کتبِ تفاسیر کی طرف رجوع کرنا پڑے گا۔

کتبِ احادیث: روایات صحابیاتؓ کا سب سے بڑاماخذ احادیث نبویہ ہیں جو دین میں بے حد اہمیت کی حامل ہے۔ قرآن مجید میں آپؐ کی ذاتِ پاک کو امت کے لیے){لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ}((۳۱) کہہ کر بہترین نمونہ قرار دیاہے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم سے لے کر صحیح احادیث کے تمام مجموعوں میں جو مستند احادیث ہیں ان میں سیرتِ رسول ﷺ کے بارے میں اہم ترین واقعات موجود ہیں بلکہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ سیرت کے اصل وقائع اور اساسی مسائل ومعلومات ہمیں معلوم ہی کتب احادیث اور احادیث صحیحہ سے ہوتے ہیں۔

"روایت صحابیاتؓ" کی روشنی میں "سیرتِ رسول اکرم ﷺ" معلوم کرنے کے لیے ویسے تو حدیث کی ساری کتب اپنے اپنے درجہ استناد کے مطابق مستند ماخذ کی حیثیت رکھتی ہیں لیکن جو کتابیں روایتِ صحابیات کے دقیع مواد پر مشتمل ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

۱۔ **الجامع الصحیح:** یہ امام "ابو عبد اللہ محمد اسماعیل بخاری" (م ۲۵۶ھ) کی وہ عظیم الشان تصنیف ہے جسے اہل اسلام کلام اللہ کے بعد صحیح ترین کتاب کا درجہ دیتے ہیں اس کے بارے میں یہ مقولہ زبان زدِ عام ہو گیا: اصح الکتب بعد کتاب اللہ الباری الجامع الصحیح للبخاری

چھ لاکھ احادیث کے عظیم مجموعہ کو کانٹ چھانٹ کر کڑی شرائط کے ساتھ یہ مجموعہ 16 سال میں مکمل کیا گیا۔اس میں صحابیاتؓ کی مرویات کی تعداد "۱۳۵۶" ہے۔

۲۔ **الجامع الصحیح:** اس کے مولف "امام مسلم بن حجاج قشیری" (م ۲۶۱ھ) ہیں صحیح بخاری کے بعد صحیح مسلم کو دوسرا درجہ حاصل ہے۔ اسکی تصنیف وتالیف میں امام مسلم نے حد درجہ کاوش اور عرق ریزی سے کام لیا اور تین لاکھ احادیث میں سے بارہ ہزار کا انتخاب کیا اور ۱۵ سال میں اسکو مکمل کیا گیا۔ اس میں صحابیاتؓ کی مرویات کی تعداد "۹۱۳" ہے۔

۳۔ **السنن:** یہ کتاب "ابو دائود سلیمان بن الاشعث سجستانی" (م ۲۷۵ھ) کی تالیف ہے۔ اس کتاب میں فقہی احادیث کا بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے۔ صحابیات کی مرویات "۵۸۰" ہیں۔

۴۔ **الجامع:** "الجامع" کے مولف کا اسم گرامی "ابو عیسیٰ محمد بن سورہ الترمذی" ہے۔ یہ کتاب حدیث حسن کے لیے اساس کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس میں صحابیات کی "۳۷۲" روایات موجود ہیں۔

۵۔ **السنن:** یہ کتاب "ابو عبد اللہ محمد بن قزوینی" (م ۲۷۳ھ) جو ابن ماجہ کے نام سے مشہور ہیں۔ انکی تصنیف ہے۔ اس کتاب کی ترتیب فقہی ابواب کے مطابق نہایت حسن وخوبی کے ساتھ دی گئی ہے۔ اس میں صحابیات کی "۵۵۴" روایات ہیں۔

۶۔ السنن: یہ ''ابو عبد الرحمن نسائی''(م۳۰۴ھ) کی تالیف ہے یہ کتاب صحیحین کے بعد بلحاظ صحت آتی ہے۔ اس میں صحابیات کی مرویات کی تعداد ''۸۹۲'' ہے۔

۷۔ موطا (امام مالک): اس کتاب کے مصنف ''امام مالک بن انسؒ'' ہیں۔ بعض علماء اسے صحاحِ ستہ میں شمار کرتے ہیں اسی کتاب کی ترتیب ابواب فقہ کے لحاظ سے لکھی گئی ہے۔ اس میں صحابیاتؓ کی ۲۳۳ روایات موجود ہیں۔

۸۔ المسند (امام احمد بن حنبل): یہ مستند احادیث کا سب سے بڑا مجموعہ ہے اور تقریباً ۳۰ ہزار احادیث پر مشتمل ہے اسکی ساتویں جلد میں ۴۳۳۴ مرویاتِ صحابیاتؓ موجود ہیں۔

۹۔ مصنف عبد الرزاق: یہ بہت مفصل اور جامع کتاب ہے۔ اس میں بھی صحابیاتؓ کی مرویات موجود ہیں۔

۱۰۔ کتاب المصنف (ابن ابی شیبہ): یہ بھی جامع اور مبسوط کتاب ہے اور روایت صحابیاتؓ کے لئے معلومات کا خزانہ بھی ہے ''محمد بن ابی شیبہ''(م۲۳۵ھ) نے تالیف کی۔ اس میں ''۶۲۷'' مرویات صحابیاتؓ موجود ہیں۔

۱۱۔ السنن الدار القطنی: اس کتاب کے مصنف امام ''علی بن عمر الدار القطنی''(م۳۸۵ھ) ہیں انہوں نے جو احادیث مختلف ابواب کے تحت جمع کی ہیں ان میں صحابیاتؓ سے مروی روایات بھی موجود ہیں۔ بعض اہل علم نے صحین کی بنیاد پر سیرت کے مجموعے مرتب کیے ہیں۔ جیسے ''فتح الباری'' سے سیرت سے متعلق مواد نکال کر ''السیرۃ النبویۃ فی فتح الباری'' مرتب کی گئی ہے۔ اسی طرح اکرم ضیاء العمری کی کتاب ''السیرۃ النبویۃ الصحیحۃ'' اور ڈاکٹر سلیمان بن حمد کی کتاب ''السیرۃ النبویۃ فی الصحیحین وعند ابن اسحق''، اسی منہج پر مرتب کی گئی ہے۔

کتب اسماء الرجال: روایات صحابیاتؓ کے حوالے سے سیرتِ رسول ﷺ کے لیے کتب اسماء الرجال کا عظیم الشان سرمایہ بھی انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ قدیم محدثین اور مصنفین نے بے حد محنت کے بعد ان کو مرتب کیا۔ رسول اللہ ﷺ کے حالاتِ زندگی، صحابہ کرامؓ و صحابیاتؓ نے روایت کیئ۔ ان سے سن کر تابعین احاطۂ تحریر میں لائے۔ ان کے بعد تبع تابعین نے سن کر محفوظ کیا۔ اس لیے ضروری یہ تھا کہ سلسلہ روایت میں آنے والے اشخاص کی تحقیق کی جائے۔ ان کا سلسلہ نسب، مشاغل، چال چلن، حافظہ، سمجھ بوجھ، ثقافت و علم کے بارے میں معلومات اکٹھی کی جائیں۔ شبلی نعمانی لکھتے ہیں: ''سینکڑوں محدثین نے اپنی عمریں اسی کام میں صرف کر دیں۔ ایک ایک شہر میں گئے، راویوں سے ملے، ان کے متعلق ہر قسم کی معلومات بہم پہنچائیں۔ جو لوگ اس زمانے میں موجود نہ تھے۔ ان کے دیکھنے والوں سے حالات دریافت کیئ۔ ان تحقیقات کے ذریعے سے اسماء الرجال (بیوگرافی) کا وہ عظیم الشان فن تیار ہو گیا۔ جس کی بدولت آج کم از کم لاکھوں اشخاص کے حالات معلوم ہوسکتے ہیں اور اگر ڈاکٹر اسپر نگر کے حسنِ ظن کا اعتبار کیا جائے۔ تو یہ تعداد پانچ لاکھ تک پہنچ جاتی ہے۔'' (۳۳) جن کتب میں یہ حالات جمع کیے گئے ہیں انہیں کتب ''اسماء الرجال'' کا نام دیا گیا ان کتب میں صحابہ کرام و صحابیاتؓ کے ساتھ ساتھ

آنحضور ﷺ کی سیرتِ طیبہ پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ اسماء الرجال، طبقات، تاریخ اور کتبِ الجرح والتعدیل کی چند مستند کتابیں جو روایت صحابیات کا بھی اہم ترین ماخذ میں یہ ہیں:

۱۔ الطبقات الکبریٰ: (محمد بن سعد منیع الزھری (م ۲۳۰ھ) یہ کتاب ۸ جلدوں پر مشتمل ہے اس کتاب کی پہلی اور دوسری جلد سیرت نبوی ﷺ پر مشتمل ہے۔ آٹھویں جلد میں صحابیاتؓ کے تذکرے میں سیرت رسول ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ جو سیرت کے لیے اہم ترین مواد ہے۔

۲۔ معرفۃ الصحابہ: (حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصبہانی (م ۴۳۰ھ) اسکی جلد نمبر ۵ میں صحابیاتؓ کی روایات موجود ہیں۔

۳۔ کتاب الثقات: (ابی حاتم محمد بن حبان احمد البستی (م ۳۵۴ھ) اسکی جلد نمبر ۱ میں روایات صحابیاتؓ ہیں۔

۴۔ المستدرک علی الصحیحین: (حاکم نیشاپوری (م ۴۳۰ھ) جلد نمبر ۴ میں ۷۷۷ مرویاتِ صحابیات موجود ہیں۔

۵۔ الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب: (ابن عبد البر، یوسف بن عبد اللہ (م ۴۶۳ھ) جلد نمبر ۴

۶۔ اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ: (ابن الاثیر، ابو الحسن علی بن محمد الشیبانی (م ۶۳۰ھ) جلد نمبر ۵

۷۔ تہذیب الکمال فی اسماء الرجال: (المزی، ابو الحجاج جمال الدین یوسف (م ۷۴۲ھ) جلد نمبر ۲۲

۸۔ میزان الاعتدال فی نقد الرجال: (الذھبی، محمد بن احمد بن عثمان (م ۷۴۸ھ)

۹۔ تذکرۃ الحفاظ: (الذھبی، محمد بن احمد بن عثمان (م ۷۴۸ھ)

۱۰۔ سیر اعلام النبلاء: (الذھبی، محمد بن احمد بن عثمان) جلد نمبر ۲

۱۱۔ الاصابۃ فی تمییز الصحابہ: (ابنِ حجر عسقلانی (م ۸۵۲ھ) جلد نمبر ۸

۱۲۔ تہذیب التہذیب: (ابن حجر عسقلانی) جلد نمبر ۱۲

۱۳۔ تقریب التہذیب: (ابنِ حجر عسقلانی) جلد نمبر ۲

یہ تمام کتب سیرتِ رسول سے متعلق روایات صحابیاتؓ کا بیش بہا خزانہ ہیں۔ ان کتب میں صحابیاتؓ کے تذکرے کے ساتھ ساتھ بالواسطہ طور پر رسول اللہ ﷺ کے حالات وواقعات بھی موجود ہیں جو سیرت کا اہم ترین ماخذ ہیں۔

کتب سیر ومغازی: کتب سیر ومغازی روایات صحابیات کا اہم ترین ماخذ ہیں۔ تدوینِ سیرت کا آغاز تو نبی کریم ﷺ کی ولادت سے بہت سے پہلے "علم الانساب" کی صورت میں شروع ہو چکا تھا۔ آپؐ کے اجداد، خاندان، آپؐ کی امہات اور دادیوں، نانیوں کے متعلق معلومات جمع کرنے کا عمل آپؐ سے پہلے ہی جاری وساری تھا اور صحابہ کرامؓ کی وفات تک جاری وساری رہا۔ طبقۂ صحابہ میں عبد اللہ بن عباس سیر ومغازی کے مشہور عالم ومعلم تھے- ان کا بیان ہے۔ کنت الزم الاکابر من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المھاجرین والانصار فاسالھم عن

مغازی رسول اللہ صلہ علیہ وسلم ومانزل من القرآن فی ذلک (۳۴) میں مہاجرین اور انصار میں سے رسول اللہ ﷺ کے اکابر صحابہؓ کی خدمت میں حاضر باش رہا کرتا تھا اور ان سے رسول اللہ ﷺ کے مغازی کے بارے میں اور ان کے بارے میں قرآن میں جو کچھ نازل ہوا ہے پوچھا کرتا تھا۔ کتب سیئر کی تاریخ کا جائزہ لیا جائے تو یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ اس کا آغاز کتبِ مغازی سے ہوا۔ مدینہ منورہ میں عروہ بن زبیر، ابان بن عثمان، محمد ابنِ شہاب زہری نے اپنی صوابدید اور احوال وظروف کے پیش نظر اپنی کتاب "کتاب المغازی" لکھی۔ لیکن یہ کتابیں اپنی ابتدائی شکل میں باقی نہ رہ سکیں، البتہ انکی روایتیں حدیث اور سیر و مغازی کی کتابوں میں آ گئی ہیں۔ محمد بن شہاب زہری کی "کتاب المغازی" کا اکثر وبیشتر حصہ ان کے تلامذہ موسیٰ بن عقبہ، محمد بن اسحق اور معمر بن راشد نے لے لیا۔ سیر و مغازی میں محمد بن اسحق (م ۱۵۱ھ) کی جامعیت اور شہرت کا یہ حال تھا کہ ان کے شیخ ابن شہاب زہری سے ان کے مغازی کے باری میں سوال کیا گیا۔ تو استاد نے یہ شہادت دی۔ ھذا اعلم الناس بھا (۳۵) یعنی یہ مغازی کے سب سے بڑے عالم ہیں۔ عبد الملک بن ہشام (م ۲۱۸ھ) نے محمد بن اسحق کے شاگرد زیاد بن عبد اللہ بکائی کوفی کی ابنِ اسحق سے روایت کردہ کتاب المغازی کو اصل قرار دے کر اس میں اضافہ کیا اور اسکی تنقیح کی۔

ذھبی لکھتے ہیں: ابو محمد عبد الملک بن ہشام البصری النحوی صاحب المغازی الذی ھذب السیرۃ ونقلھا عن البکائی صاحب ابن اسحٰق (۳۶) ابو محمد عبد الملک بن ہشام البصری، النحوی صاحب المغازی ہیں۔ جنہوں نے کتاب السیرۃ کو بہترین انداز میں مرتب کیا اور اس کو ابنِ اسحق کے شاگرد بکائی سے نقل کیا۔ ابن خلکان ابنِ ہشام کے بارے میں رقمطراز ہیں: ھذا ابن ھشام ھو الذی جمع سیرۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المغازی والسیر لابن اسحق وھذبھا والنحصھا وشرحھا السھیلی، وھی الموجودۃ بایدی الناس المعروفۃ بسیرۃ ابنِ ھشام (۳۷) یہی ابن ہشام ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی مغازی و سیئر ابن اسحق کو جمع کر کے اسکو کانٹ چھانٹ کر اسکی تلخیص کی جس کی شرح سہیلی نے کی ہے اور یہی کتاب سیرت ابن ہشام کے نام سے لوگوں کے ہاتھوں میں ہے۔ روایت صحابیاتؓ کے لیے کتب سیرت بھی ایک اہم ماخذ ہیں۔ جن کتب سے ہم صحابیات کی روایات لے سکتے ہیں ان میں۔

۱۔ **السیرۃ النبویۃ**: از "محمد بن اسحق" (م ۱۵۱ھ) محمد بن اسحق فنِ سیرت نگاری کے امام اول تسلیم کیے جاتے ہیں۔ انکی یہ کتاب تین جلدوں پر مشتمل ہے۔ ۲۔ **السیرۃ النبویۃ**: از "عبد الملک بن ہشام" (م ۲۱۸ھ) یہ چار جلدوں میں ہے اور روایتِ صحابیاتؓ کا اہم ترین ماخذ بھی ہے۔ ۳۔ **الروض الانف**: از "امام سہیلی" (م ۵۸۱ھ) ۴: **صفۃ الصفوۃ**: "ابن الجوزی" (م ۵۹۷ھ) ۵۔ **عیون الاثر**: "ابن سید الناس" (م ۷۳۲ھ) ۶۔ **زاد المعاد**: "ابن قیم الجوزیہ" (م ۷۵۱ھ) ۵ جلدیں ۷۔ **السیرۃ النبویہ**: "ابن کثیر" (م ۷۷۴ھ) ۴ جلدیں ۸۔ **المواھب اللدینہ بالمنح المحمدیہ**: "القسطلانی" (م ۹۲۳ھ) ۹۔ **السیرۃ الحلبیۃ**: "علی بن برھان الدین، حلبی" (م ۱۰۴۴ھ)

بعض اہل علم نے حدیث یا اسماء الرجال کی کتب میں سے نبی کریم ﷺ کی سیرت کے واقعات کو نکال کر علیٰحدہ سے قلمبند کر دیا ہے جیسے ابن سعد کی الطبقات الکبریٰ سے عبد السلام بن محمد بن عمر علوش نے ''سنن النبی ﷺ وایامہ'' کو مرتب کیا ہے شروع میں سیرت میں اصول حدیث کے کڑے اصولوں کی روشنی میں کام نہیں ہوا۔ مگر موجودہ دور میں بعض اہل علم نے ''فقہ السیرۃ'' کے نام سے اصول سیرت کو مرتب کرنے اور وقائع سیرت کا جائزہ لینے کی کامیاب کوشش کی ہیں ایسی کتابیں بھی روایت صحابیاتؓ کے سلسلے میں مدد دے سکتی ہیں۔ جیسے :۱۔ السیرۃ النبویۃ الصحیحۃ، د۔ اکرم ضیاء العمری ۲۔ الرحیق المختوم، صفی الرحمن ۳۔ السیرۃ النبویۃ، د۔ مہدی رزق اللہ ۴۔ السیرۃ النبویۃ فی الصحیحین وعند ابن اسحٰق، الدکتور سلیمان بن حمد العردہ ۵۔ جوامع السیرۃ، ابن حزم، ۶۔ مختصر سیرۃ النبی ﷺ، محمد بن عبد الوہاب

کتاب شمائل: رسول اکرم ﷺ کی تعریف وتوصیف ہر دور میں ہوتی رہی ہے۔ ان گنت انسانوں نے دربارِ رسالت میں اپنی عقیدت ومحبت کے گلدستے پیش کئے۔ مقدس زندگی کے ہر پہلو سے نقاب اٹھایا اور اس طرح شمائل کا ہر رخ صفحۂ قرطاس کی زینت بنا۔ شمائل نبوی کے بکھرے موتیوں کو نئے انداز میں جمع کیا جاتا رہا اور اہل علم ودانش مختلف ومنفرد انداز میں یہ موتی پروتے رہے۔ کتب شمائل نبی ﷺ مہربان کے بشری احوال کی تفصیلات کا ایک قیمتی ذریعہ ہیں- ان کتب میں رسول اللہ ﷺ کے احوال، افعال، وضع قطع، شکل وشباہت، رفتار وگفتار، مذاق طبیعت، اندازِ گفتگو، طرز زندگی، طریقِ معاشرت، کھانے پینے، چلنے پھرنے، اٹھنے بیٹھنے، سونے جاگنے، ہنسنے بولنے، کی ہر ہر ادا محفوظ کی گئی ہے۔ ابن کثیر لکھتے ہیں: وهو موضوع اهم به علماء الاسلام منذ القدم، فقد كان أحد اغراض كتب الحديث التى تهتم فى المقام الاول باحوال الرسول العملية فى عبادته وخلقه وهديه ومعاملة باعتبار الأسوة الحسنة، باعتبار صفاته واحواله جانبا من جوانب سنة الشريفة وفى هذا نجد كتب الصحاح والسنن والمسانيد تحوى شمائل الرسول منشورة بين ابواب العبادات والمعاملات واخلاق والآداب والزهد والرقاق ثم افرد المحدثون والعلماء موضوع الشمائل بكتب مستقلة(۳۸) ابتدائی کتب احادیث مثلاً صحاح ستہ، السنن اور مسانید میں شمائل نبوی ﷺ کا علیحدہ سے باب موجود ہے مگر بعض کتب میں شمائل ہی کو موضوع بنایا گیا ہے- ان کتب میں آپؐ کے حلیہ مبارک (قد وقامت، رنگ، بال، بدن، سر، ناک، ہاتھ، پاؤں، چہرہ مبارک، دھانہ، چشم، ابرو، چال، مانگ داڑھی، دانت، رخسار، گردن وغیرہ) کی واضح تفصیلات ملتی ہیں۔ آپؐ کے خوردونوش (مرغوب سالن، پھلوں، سبزیوں، جانوروں اور پرندوں کا گوشت، پسندیدہ مشروبات) آپؐ کے سونے، جاگنے کے معمولات، عادات وخصائل اور عبادت وغیرہ کے متعلق معلومات ملتی ہیں- کتب شمائل کی ابتداء امام عیسیٰ ترمذی (م ۲۷۹ھ) نے کی جب انہوں نے اپنی کتاب ''الشمائل النبویۃ والخصائل المصطفویۃ'' لکھی۔

ابنِ کثیر لکھتے ہیں: قد صنف الناس فى هذا قديما وحديثا، كتب مفرده و غير مفردة ومن احسن من جمع فى ذلك فاجاء وافاد ابو عيسىٰ محمد بن عيسىٰ بن سورة الترمذى رحمه الله، افردنى هذا المعنى كتابه المشهور بالشمائل (۳۹) شمائل نبوی ﷺ پر ایک اور اہم کتاب

"کتاب الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ" ہے۔ جو قاضی عیاض الاندلسی (م ۵۴۴ھ) کی تالیف ہے۔ جسکی شرح شہاب الدین خفاجی نے "نسیم الریاض" کے نام سے لکھی۔ الخرکوشی نیشاپوری کی "شرف المصطفیٰ" ابن العاقولی (م۷۹۷ھ) کی کتاب "الرصف مماروی عن النبی ﷺ من الفعل والوصف۔ ابن کثیر الدمشقی (م۷۷۴ھ) کی کتاب "شمائل الرسول ودلائل النبوۃ وفضائلہ وخصائصہ" وغیرہ اس موضوع پر اہم کتب ہیں اور روایت صحابیاتؓ کا ایک اہم ماخذ بھی ہیں۔

کتبِ دلائل: روایتِ صحابیاتؓ کا ایک اہم منبع کتب دلائل النبوۃ ہیں۔ ان کتب میں رسول پاک ﷺ کے معجزات کو سیرت نگاری کا موضوع بنایا گیا ہے۔ ان کتب میں: ۱۔ دلائل النبوۃ: حمیدی عبد اللہ بن زبیر (م۲۱۹ھ) ۲۔ دلائل النبوۃ: ابی اسحاق ابراہیم بن اسحاق الحربی (م۲۸۵ھ) ۳۔ دلائل النبوۃ: ابی زرعۃ الرازی (م۲۶۴ھ) ۴۔ دلائل النبوۃ: ابی بکر الفریابی (م۳۰۱ھ) ۵۔ دلائل النبوۃ: ابی القاسم الطبرانی، (م۳۶۰ھ) ٦۔ دلائل النبوۃ: الخرکوشی نیشاپوری عبد الملک بن محمد بن ابراہیم (م۴۰۷ھ) ۷۔ دلائل النبوۃ: ابو نعیم الاصبہانی ۸۔ دلائل النبوۃ: البیہقی (م۴۵۸ھ) ۹۔ دلائل النبوۃ: ابو القاسم اسمٰعیل اصبہانی (م۵۳۵ھ) ۱۰۔ اعلام النبوۃ: الماوردی، امام ابی الحسن علی بن محمد، (م۴۵۰ھ) ۱۱۔ وفاء الوفا: السمہودی (م۹۱۱ھ) ۱۲۔ الخصائص الکبریٰ: جلال الدین السیوطی (۹۱۱ھ) زیادہ مشہور ہیں۔

الخصائص الکبریٰ میں آنحضور ﷺ کے ایک ہزار سے زائد معجزات جمع کیے گئے ہیں۔ امام سیوطی نے اس سلسلے میں دستیاب احادیث کو بلا تبصرہ راویوں کے حوالوں کے ساتھ پیش کیا ہے۔ ان کتب دلائل میں صحابیاتؓ سے ملاقات کے دوران جو معجزات ان کے سامنے پیش آئے اور انہوں نے اسکو بیان کیا وہ موجود ہیں- جیسے ام معبدؓ کے خیمے میں بوڑھی بکری کو دوھنے سے دودھ کے برتنوں کا بھر جانا یا نبوت سے پہلے آپؐ کے سامنے ہر پتھر کا سجدہ کرنا وغیرہ۔

کتب تفاسیر: روایت صحابیاتؓ کا ایک اور اہم سرچشمہ کتبِ تفاسیر ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ حضرت محمد ﷺ کے حالات جاننے کا سب سے مستند ذریعہ قرآنِ پاک ہے۔ چنانچہ وہ مقامات سیرتِ رسول ﷺ کی نسبت زیادہ اہمیت کے حامل ہو جاتے ہیں جہاں باری تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو مخاطب کیا ہے یا آپؐ کی حیاتِ پاک کے مختلف واقعات کی طرف اجمالی اشارے کیے گئے ہیں- ان کتبِ تفاسیر سے رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ پر روشنی پڑتی ہے۔ تفسیر قرآن کا سلسلہ تو نبی اکرم ﷺ کی زندگی میں ہی شروع ہو گیا تھا۔ صحابہ کرامؓ و صحابیاتؓ رسول اللہ ﷺ کے ہم نشین تھے۔ آپؐ سے براہ راست استفادہ کرنے والے، وحی اور تنزیل کے شاہد، اسبابِ نزول کے عارف اور فصاحت و بیان کے اعلیٰ مراتب پر فائز تھے۔ مفسرین صحابہؓ اگرچہ زیادہ نہیں لیکن ان کی بیان کردہ تفسیری روایات اس وجہ سے بہت اہم ہیں کہ انہوں نے جو کچھ رسول اکرم ﷺ سے سنا وہ اسے احاطہ تحریر میں لے آئے۔ مفسرین صحابہ کے علاوہ بعد میں آنے والے مفسرین

نے اپنی کتب تفاسیر میں جہاں تفصیل وضرورت محسوس کی روایت صحابیاتؓ سے بھی استفادہ کیا ہے۔ چنانچہ سیرتِ رسول ﷺ جاننے میں کتبِ تفاسیر بھی اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

کتبِ تاریخ: روایتِ صحابیاتؓ کا ایک اور ماخذ اسلامی کتبِ تاریخ ہیں۔ یہ کتب تاریخ سیرت رسول ﷺ جاننے کا اہم ذریعہ ہیں۔ ان کتابوں میں اسلامی دنیا کے حکمرانوں، اہم شخصیتوں اور مسلمان ممالک کے احوال کے بیان کے ساتھ ساتھ بانی اسلام حضرت محمد ﷺ کی حیاتِ طیبہ کا تذکرہ کہیں مختصراً اور کہیں تفصیلاً موجود ہے۔ ان قدیم اسلامی کتبِ تاریخ میں اکثر روایات تو وہی ہیں۔ جو کتبِ احادیث، مغازی و سیئر کی مشہور کتب میں محفوظ ہیں۔ لیکن ابتدائی دور کی تاریخی کتب میں بعض روایات ایسی ہیں جو صرف انہیں کتب میں موجود ہیں۔

ان کتب میں: ۱۔ تاریخ خلیفہ بن خیاط (م ۲۴۰ھ) ۲۔ تاریخ ابوزرعہ الدمشقی (م ۲۱۱ھ) ۳۔ کتب البدء والتاریخ، ابی زید احمد بن سھل البلخی، (م ۳۲۲ھ) ۴۔ تاریخ الرسل والملوک، از ابن جریر طبری (م ۳۱۰ھ) ۵۔ مروج الذھب، از المسعودی (م ۳۴۵ھ) ۶۔ المنتظم فی تواریخ الامم والملوک، از ابن الجوزی (م ۵۹۷ھ) ۷۔ الکامل فی التاریخ، از ابن الاثیر الجزری، (م ۶۳۰ھ) ۸۔ البدایہ والنہایۃ، از عماد الدین ابن کثیر (م ۷۷۴ھ) وغیرہ اہم ہیں۔

خلاصہ بحث: صحابیات مکرمات کی اہمیت معلماتِ امت کی ہے آپ ﷺ کی ذاتِ بابرکات کے بے شمار پہلو امتِ مسلمہ کے سامنے صحابیاتؓ کے بیان سے مستنیر ہوئے۔ آپ ﷺ کی سیرتِ طیبہ کے آبدار موتیوں کی لڑی کی تکمیل صحابیاتؓ کی روایات کے بغیر ناممکن ہے۔ صحابیاتؓ ہی نے آپ ﷺ کے شمائل، فضائل اور خصائل کو بیان کیا ہے اور آپ ﷺ کی عائلی وخانگی زندگی کے پوشیدہ گوشوں سے تمام عالم کو روشناس کرواکے امتِ مسلمہ پر احسان فرمایا ہے۔

حوالہ جات:

۱) ابنِ حجر العسقلانی، احمد بن علی، الاصابہ فی تمیز الصحابہ، مکتبۃ الکلیات الازھریہ، ۱۹۶۸،۱/ ۳۔

۲) حاکم نیشاپوری، المستدرک علی الصحیحین، دار الکتب العلمیۃ، بیروت لبنان، ۱۹۹۰،۱/ ۲۱۔

۳) التوبہ: ۴۰:۱۰۔

۴) البخاری، محمد بن اسماعیل، الامام، الجامع الصحیح، کتاب مناقب الانصار (حدیث: ۳۹۰۴)، کتاب المغازی (حدیث: ۴۰۹۳)

ص ۶۹۴ میں صحبت ہمراہی کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

۵) ابنِ کثیر، محمد بن اسماعیل، السیرۃ النبویۃ، دار الکتب العربی، ۱۹۹۹،۲/ ۲۰۰،۱۹۹۔

۶)ابنِ ہشام، عبد الملک السیرۃ النبویۃ، دار الاحیا التراث العربی، بیروت لبنان، ۲، ۱۹۹۵/ ۹۸۔

۷)ابنِ منظور، جمال الدین، محمد بن مکرم، لسان العرب، بیروت دار صادر، ۷، ۱۹۹۷/ ۲۸۶۔

۸)عبد الباقی بن نافع البغدادی، معجم الصحابۃ، دار الفکر، ۱، ۲۰۰۴/ ۵۷۔

۹)الترمذی، محمد بن عیسیٰ، الامام، الجامع، دار السلام، الریاض، ۱۹۹۹ء، ابواب المناقب، باب مروا ابا بکر فلیصل بالناس (حدیث: ۳۶۷۲)ص ۸۳۶۔

۱۰)اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ۱۲/ ۵۴۔

۱۱)الجامع الصحیح للبخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ (حدیث: ۳۶۴۹)ص ۶۱۲۔

۱۲)العراقی، عبد الرحیم بن الحسین، فتح المغیث شرح الفیۃ الحدیث، دار الکتب العلمیۃ، من ۲۰۰ ص ۳۳۵۔

۱۳)السیوطی، جلال الدین، تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی، مطبعۃ حسان، ۲/ ۳۰۴۔

۱۴)ابن الصلاح، عثمان بن عبد الرحمان، المقدمہ فی علوم الحدیث، دار الکتب العلمیۃ، بیروت لبنان، ۱۹۹۹، ص ۱۴۶۔

۱۵)العراقی، عبد الرحیم بن الحسین، التقیید والایضاح، دار الکتب العلمیۃ، بیروت لبنان، ۱۹۹۹ص ۳۲۹۔

۱۶)الاصابہ فی تمیز الصحابہ، ۱/ ۷۔

۱۷)الاصابہ، ۱/ ۸۔

۱۸)العینی، بدر الدین، عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، بیروت احیا التراث العربی، ۱۶/ ۲۳۵۔

۱۹)ابنِ حزم، علی بن احمد، الاحکام فی اصول الاحکام، دار الکتب العلمیۃ ۵، ۱۹۹۹/ ۸۶۔

۲۰)الاصبہانی ابو نعیم، معرفۃ الصحابۃ دار الکتب العلمیۃ، بیروت لبنان، ۱، ۲۰۰۲/ ۵۹۔

۲۱)الجامع الصحیح للبخاری، کتاب بدء الوحی (حدیث: ۲)ص ۱۔

۲۲)ابنِ سعد، محمد منیع الزہری، الطبقات الکبریٰ، دار احیاء التراث العربی، بیروت لبنان، ۸، ۱۹۹۶/ ۲/ ۷۲۔۳

۲۳)محمد طفیل (مدیر) نقوش رسول نمبر، ۶/ ۷۲۔

۲۴)ایضاً۔

۲۵)احمد بن حنبل، المسند، دار احیاء التراث العربی، بیروت لبنان، ۷/ ۵۸۷۔

۲۶)الاصابہ،۸/۳۲۰۔

۲۷)الترمذی، محمد بن عیسیٰ، الشمائل النبویۃ والخصائل المصطفویۃ، المکتبۃ التجاریہ، مکہ المکرمہ، ۱۹۹۳، ص ۲۷۳۔

۲۸)الشمائل النبویۃ، ص ۲۴۰، ۲۳۹۔

۲۹)ابو دائود، سلیمان بن الاشعث، السنن، مکتبہ دارالسلام، ۱۹۹۹، کتاب الطب، باب فی الحمیۃ (حدیث: ۳۸۵۶) ص ۵۴۹۔

۳۰)اطہر مبارک پوری، تدوین سیر و مغازی، قدوسیہ اسلامک پریس لاہور، ۲۰۰۵، ص ط۔

۳۱)الاحزاب، ۲۱:۳۳۔

۳۲)شبلی نعمانی، علامہ، سید سلیمان ندوی، سیرت النبی ﷺ (مقدمہ)، دارالاشاعت، لاہور، ۱، ۱۹۸۵/۳۸، ۳۷۔

۳۳)الطبقات الکبریٰ، ۱/۳۷۱۔

۳۴)المزی، یوسف بن عبد الرحمان، تہذیب الکمال، دارالفکر، ۲۴، ۱۹۹۴/۴۱۳۔

۳۵)الذھبی، محمد بن عثمان، کتاب العبر فی خبر من غبر، دارالکتب العلمیۃ، بیروت لبنان، ۱، ۱۹۸۵/۲۹۵۔

۳۶)ابنِ خلکان، احمد بن محمد، وفیات الاعیان وانباء الزمان، دار صادر، بیروت، ۱، ۱۹۷۸/۳۱۵۔

۳۷)ابن کثیر، محمد بن اسماعیل، شمائل الرسول و دلائل النبوۃ و فضائلہ و خصائلہ، دارالمعارفۃ، س ن، ص ب۔

۳۸)ایضاً۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.